© rasailojaraid.com

ایک وہ ہیں جن کی محفل صد بہار اندر کنار
ایک ہم ہیں جن کا دل داغِ نشانِ آرزو

ایک وہ کہ عشرت اندوزِ فروغِ مہر و ماہ
ایک ہم کہ شب گسارِ خاکدانِ آرزو

ایک وہ جن کے لیے گل کارواں در کارواں
ایک ہم زحمت کشِ خارِ وسنانِ آرزو

ایک وہ کہ جنتیں ہی جنتیں جن کے لیے
ایک ہم بہیم جنہیں رنجِ زیانِ آرزو

آج پھر آثارِ بیتابی نمایاں ہیں سعید
کیا کہیں پھر ہوگی تجدیدِ زمانِ آرزو

غزل

از جناب ابوالفضل محمد فراہیم صاحب ثمر رحمانی

آہیں شرر فشاں ہیں سوزِ غمِ نہاں سے
بجلی چمک رہی ہے گویا مری زباں سے

جل جائیں کیوں نہ دشمن آہِ شرر فشاں سے
میں آگ پھونکتا ہوں سوزِ غمِ نہاں سے

آیا ہوں راز بن کر جاؤں گا راز بن کر
لایا ہوں کچھ وہاں سے لے جاؤں کچھ یہاں سے

کاسہ بکف ہو گردوں کیوں بیکسوں کے آگے
کچھ مانگ لے اثر سے کچھ مانگ لے فغاں سے

اب دل لگاؤں کیونکر اس کو بجھاؤں کیونکر
دل آگ بن گیا ہے سوزِ غمِ نہاں سے

دل دے رہے ہیں گویا وہ جان مانگتے ہیں
میری طرح کلیجہ لائے کوئی کہاں سے

اک رشتۂ وفا میں دونوں بندھے ہوئے ہیں
کیوں ہاتھ کھینچتے ہو بیکار امتحاں سے

عرشِ بریں کو جنبش کون و مکاں کو لرزہ
سر رکھ کے اس زمیں پر لڑتا ہوں آسماں سے

کیا جانے وہ کہاں ہیں کیا جانیں ہم کہاں ہیں
بھٹکا ہوں کارواں سے گذرا ہوں کارواں سے

احوالِ نامرادی لبس سے ثمر نہ پوچھو
آہیں بھی واپس آئیں جا جا کے لامکاں سے

© rasailojaraid.com